

قعدہ میں بیٹھنے کی وجہ سے تکلیف ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میں قیام اور رکوع و سجود کر لیتا ہوں، لیکن جب قعدہ میں بیٹھتا ہوں تو کچھ دیر کے بعد کافی تکلیف ہوتی ہے تو کیا میں مکمل نماز بیٹھ کر ادا کر سکتا ہوں؟ فرض اور نفل دونوں کا حکم بتادیں۔

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فرض و وتر و عیدین و سنت فجر میں قیام فرض ہے، بغیر صحیح عذر کے یہ نمازیں بیٹھ کر پڑھنے سے ادا نہ ہوں گی، لہذا صورت مسئلہ میں جب آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتے ہیں، اور رکوع و سجود پر بھی قادر ہیں، تو آپ کے لئے بیٹھ کر مذکورہ نمازیں پڑھنا جائز نہیں، کھڑے ہو کر ہی یہ نمازیں ادا کرنی ہوں گی۔

تاہم! اگر آپ کو قعدہ میں تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد تکلیف ہوتی ہے، تو ممکن ہے کہ دوزانو بیٹھنے سے تکلیف ہوتی ہو، کچھ انداز بدل کر بیٹھیں تو تکلیف نہ ہو، لہذا تشہد میں جس صورت میں بیٹھنے پر تکلیف نہ ہو آپ اس انداز پر بیٹھ جایا کریں۔

باقی نفل نماز تو اس میں اور اسی طرح سنت فجر کے علاوہ دیگر سنت نمازوں میں آپ چاہیں تو بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں، کیوں کہ ان نمازوں میں قیام شرط نہیں ہے۔

منیہ کی شرح حلبی کبیر میں عُدَّةُ الْمُحَقِّقِیْنَ علامہ ابراہیم حلبی عَلَیْہِ الرَّحْمَةُ فرماتے ہیں: ”(والثانیة) من الفرائض (القیام ولو صلی الفریضة قاعدًا مع القدرة علی القیام لا تجوز) صلواتہ بخلاف النافلة“ ترجمہ: دوسرا فرض قیام ہے تو اگر فرض نماز قیام پر قادر ہونے کے باوجود بیٹھ کر پڑھی تو اس کی نماز جائز نہیں ہوگی، البتہ! نفل نماز جائز ہے (کیوں کہ اس میں قیام شرط نہیں ہے) (حلبی کبیر، فرائض الصلاة، صفحہ 130)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے ”(منہا القیام) وهو فرض فی صلاة الفرض والوتر“ ترجمہ: نماز کے فرائض میں سے ایک فرض قیام ہے اور وہ فرض نماز اور وتر میں فرض ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد 1، صفحہ 69، دار الفکر، بیروت)

البحر الرائق میں ہے "أَجْمَعُوا أَنَّ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ قَاعِدَا مَنْ غَيْرِ عَذْرٍ لَا يَجُوزُ" ترجمہ: اس بات پر اجماع ہے کہ فجر کی دو سنتیں بغیر عذر کے بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں۔ (البحر الرائق، جلد 2، صفحہ 51، دارالکتب الاسلامی)

نور الایضاح میں ہے "يجوز النفل قاعدا مع القدرة على القيام" ترجمہ: قیام پر قدرت کے باوجود بیٹھ کر نفل پڑھنا جائز ہے۔

"يجوز النفل" کے تحت مراقی الفلاح میں ہے "إنما عبر به ليشمل السنن المؤكدة وغيرها" ترجمہ: نفل کے لفظ سے تعبیر کیا تاکہ سنت مؤکدہ اور اس کے علاوہ کو شامل ہو جائے۔ (مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، صفحہ 151، 152، المكتبة العصرية)

ہدایہ میں ہے "ولا يترجع الا من عذر لان فيه ترك سنة القعود" یعنی نمازی بلا عذر چوکڑی مار کر نہ بیٹھے کیونکہ اس طرح بیٹھنا ترک سنت ہے۔

اس کے تحت بنایہ میں سنت طریقہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: "وهي افتراش رجله اليسرى والجلوس عليها و نصب اليمنى وتوجيه اصابعه الى القبلة واما في حالة العذر فلانه يبيح ترك الواجب فاولى ان يبيح ترك المسنون" یعنی نماز میں بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ اپنا بائیں پاؤں پچھا دے اور اس پر بیٹھ جائے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر دے اور انگلیوں کا رخ قبلہ کو رکھے البتہ عذر کی حالت میں چار زانو بیٹھنے کی اجازت ہے کیونکہ عذر میں جب واجب چھوڑنے کی اجازت ہے تو سنت چھوڑنے کی تو بدرجہ اولیٰ اجازت ہوگی۔ (البنایہ شرح الہدایہ، کتاب الصلاة، ج 02، ص 511، مطبوعہ: ملتان)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-4050

تاریخ اجراء: 26 محرم الحرام 1447ھ / 22 جولائی 2025ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Dar-ul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net